بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ ، یکم ظہور ۱۳۵۱ہش ، یکم اگست ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۷۴


# اخبار احمدیہ

ربوہ - ۳۱ر وفا - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی صحت کے متعلق ۲۸ر ماہ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

---

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محترم بریگیڈیئر ارشد محمود حاوید صاحب ملتان چھاؤنی کو ۲۳ر وفا ۱۳۵۱ھش مطابق ۲۴ر جولائی ۱۹۷۲ء کو بچی عطاء فرمائی ہے۔

نومولودہ محترم کرنل تقی الدین احمد صاحب کی نواسی اور محترم قاضی محمد شریف صاحب پنشنر مہتمم انہار لائل پور کی پوتی ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطاء کرے۔ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا کے محاسن سے حصہ وافر عطا کرے۔

---

عزیزم محمد ارشد کا بخار تو اتر چکا ہے۔ لیکن کمزوری ابھی بہت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار محمد اسماعیل خوشنویس)

---

صدر انجمن کے ملکیتی بعض پلاٹ جو موزوں جگہوں پر واقع ہیں قابلِ فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب بعد ملاحظہ موقعہ قیمت کا تصفیہ فرما سکتے ہیں۔

صلاح الدین احمد

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

---

## ادارہ اشاعت و طباعت قرآن عظیم کے شائع کردہ قرآن مجید

ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم ربوہ کی طرف سے مندرجہ ذیل قرآن مجید شائع کئے ہیں :-

قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ پاکٹ سائز = ہدیہ -/۳ روپے

۲- " " " حمائل سائز = -/۶ "

۳- قرآن مجید سادہ بطرز یسرنا القرآن = -/۶ "

۴- " مع اردو ترجمہ تفسیر صغیر = -/۷ "

۵- قرآن مجید کے پہلے پانچ پارے اور آخری پارہ فی پارہ ۳۰ پیسے

۶- مکمل سیٹ ——— -/۸۱ روپیہ

قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ حمائل سائز اور پاکٹ سائز دوسرا ایڈیشن تیار ہو کر آ گیا ہے۔ اعلیٰ کاغذ اور اعلیٰ طباعت ہے۔ دوستوں کو فوری توجہ کرنی چاہیئے

ملنے کا پتہ :- ادارۃ المصنفین۔ ربوہ۔

ابوالمنیر نور الحق

مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ۔

---

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں

## اگر تم خدا سے مدد اور طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی

"اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کیلئے وہ مُنہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے اُنکے پیرو مت بنجاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یکدفعہ گریںگی اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں، اگر تم اُس سے مدد نہیں مانگو گے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی، آخر بڑی حسرت سے مَرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اُس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کیوجہ سے دُنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دُنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دُنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دُنیا کے دروازے اُسپر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رُو سے وہ نرا مُفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دُنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دُنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے مگر یہ مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہر حال یہ دونوں فریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اس حیّ و قیوم خدا سے یہ لوگ بیخبر ہیں بلکہ لاپروا ہیں اور اُس سے مُنہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی اُن کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارکی ہو اُس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اسی طرح تمہیں چاہیئے کہ اس دُنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔ سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دُنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۱، ۲۲)


پبلشر: مسعود احمد بی اے پرنٹر: سید عبدالحی بی اے مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی۔ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ظہور ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# توحید کا نور اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر

ہم قبل ازیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی رُو سے یہ واضح کر چکے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد دُنیا میں توحیدِ حقیقی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا قیام ہے۔ اسی مقصد کی رُو سے ہم پر جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں چار ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ ہم اپنے نفسوں میں، اور اپنی زندگی میں علمی اور عملی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کریں۔ دوسرے یہ کہ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت عطا کر کے انہیں توحید کا والہ و شیدا بنائیں تا وہ بھی توحید پر پختگی سے ہو کر اپنے اعمال و کردار کو اس کے مطابق بنائیں۔ تیسرے یہ کہ ہم اپنے دلوں میں اپنے ذہنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت قائم کرنے والے ہوں۔ چوتھے یہ کہ ہم دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت قائم کرنے کے لئے انتہائی کوشش کریں اور اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔

ان چاروں ذمہ داریوں میں سے پہلی اور تیسری ذمہ داری کا تعلق خود ہماری اپنی ذات سے ہے یعنی یہ کہ پہلے ہم خود توحید پر سختی سے قائم ہو کر اس کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے والے بنیں اور اسی طرح ہم اپنے دلوں، ذہنوں اور اعمال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت قائم کرنے والے ہوں۔ توحیدِ حقیقی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کے لئے غیرت کا مادہ ہمارے اندر بدرجہ اتم موجود ہو۔ جبھی ہم دوسروں کو بھی توحید کا گرویدہ بنانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والہ و شیدا بنانے کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے متبعین کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان عطا کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام کی معرفت سے بہرہ ور کر کے انہیں توحید باری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کے لئے غیرت کے بے پناہ جذبہ سے مالامال کر دکھایا اور اس طرح ان میں یہ تڑپ اور لگن پیدا کر دکھائی کہ وہ دُنیا میں توحیدِ باری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قیام کے لئے بے دریغ مالی و جانی قربانیاں پیش کرتے چلے جا ہیں۔

حضور علیہ السلام نے یہ کارنامہ کس طرح اور کس شان سے انجام دیا؟ اس تعلق میں آج ہم یہ بتانا چاہتے ہیں حضور علیہ السلام نے اوّلاً یہ واضح فرمایا کہ توحیدِ حقیقی سے کیا مراد ہے اور اس کے عملی تقاضے کیا ہیں اور پھر اس کی حقیقی معرفت سے اپنے متبعین کو مالامال کر کے ان کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کر دکھایا۔ چنانچہ آپ نے یہ واضح کرتے ہوئے کہ توحیدِ حقیقی سے کیا مراد ہے فرمایا:-

"یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بُت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو منزّہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا، کوئی رازق نہ ماننا، کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا، کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اُسی سے خاص کرنا، اپنی عبادت اُسی سے خاص کرنا، اپنا تذلل اُسی سے خاص کرنا، اپنی اُمیدیں اُسی سے خاص کرنا، اپنا خوف اُسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اوّل ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اُس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا، دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر ربّ الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اُسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا، تیسرے اپنی محبت اور صدق و صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا اور اسی میں کھوئے جانا۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲۳، ۲۴)

توحیدِ حقیقی اور اس کے عملی تقاضوں کو بالوضاحت بیان کرنے کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور کتاب میں توحید کے تین درجوں پر تفصیل سے روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ توحید پر ایمان اُس وقت مکمل ہوتا ہے جب ان تینوں درجوں کے اعتبار سے خدا کو واحد لاشریک مانا جائے اور اپنے عمل سے اس کا ثبوت دیا جائے۔ جب توحید پر ایمان اس رنگ میں مکمل ہو جاتا ہے تو پھر مومن کی ذات میں اس کے عظیم الشان ثمرات ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:-

"یاد رہے توحید کے تین درجے ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنے جیسی مخلوق کی پرستش نہ کریں، نہ پتھر کی نہ آگ کی نہ آدمی کی نہ ستارہ کی۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ اسباب پر بھی ایسے نہ گریں کہ گویا ایک قسم کا ان کو ربوبیت کے کارخانہ میں مستقل دخیل قرار دیں بلکہ ہمیشہ مسبّب پر نظر رہے نہ کہ اسباب پر۔ تیسرا درجہ توحید کا یہ ہے کہ تجلّیاتِ الٰہیہ کا کامل مشاہدہ کر کے ہر یک غیر کے وجود کو کالعدم قرار دیں اور ایسا ہی اپنے وجود کو بھی۔ غرض ہر یک چیز نظر میں فانی دکھائی دے بجز اللہ تعالیٰ کی ذاتِ کامل الصفات کے۔ یہی روحانی زندگی ہے کہ یہ مراتب ثلاثہ توحید کے حاصل ہو جائیں۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ روحانی زندگی کے تمام جاودانی چشمے محض حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل دنیا میں آئے۔ یہی امت ہے کہ اگرچہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کی مانند خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو جاتی ہے اور اگرچہ رسول نہیں مگر رسولوں کی مانند خدا تعالیٰ کے روشن نشان اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں اور روحانی زندگی کے دریا اس میں بہتے ہیں اور کوئی نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے۔ کوئی ہے جو برکات اور نشانوں کے دکھلانے کے لئے مقابل میں کھڑا ہو کر ہمارے اس دعوے کا جواب دے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

توحیدِ حقیقی کے مراتب ثلاثہ اور ان کی عظیم الشان برکات کو واضح کرنے کے علاوہ آپ نے بتایا کہ تیسرے اور آخری درجہ کے حصول کے بعد انسان کی رُوحانی زندگی اپنے معراج کو پالیتی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور عطا کیا جاتا ہے جو اس کے وجود کے ذرّہ ذرّہ میں سرایت کر کے اُسے جاودانی زندگی عطا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

"توحید ایک نور ہے جو آفاقی اور انفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے اور وجود کے ذرّہ ذرّہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ پس وہ بجز خدا اور اس کے رسولؐ کے ذریعہ کے محض اپنی طاقت سے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ انسان کا فقط یہ کام ہے کہ اپنی خودی پر موت وارد کرے اور اس شیطانی نخوت کو چھوڑ دے کہ میں علوم سے پرورش یافتہ ہوں اور ایک جاہل کی طرح اپنے تئیں تصوّر کرے اور دُعا میں لگا رہے تب توحید کا نور خدا کی طرف سے اس پر نازل ہو گا اور ایک نئی زندگی اس کو بخشے گا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحیدِ حقیقی، اس کے مراتب ثلاثہ اور انکی کیفیات، ان کے عظیم الشان ثمرات اور انکے عملی تقاضوں ہی کو واضح نہیں فرمایا بلکہ اپنی خداداد قوت قدسی کی مدد سے اپنے صحابہ کو توحید کے نور سے منور کر دکھایا اسی لئے وہ دوسروں کو بھی توحیدِ حقیقی پر قائم کرنے اور انکی زندگیوں میں بھی عظیم الشان انقلاب رُونما کرنے کا وسیلہ بنے۔ پس توحیدِ حقیقی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ یہ کامل ایمان جماعتِ احمدیہ کا طرّہ امتیاز ہے۔ اپنے اس امتیاز کو برقرار رکھتے ہوئے دنیا میں توحیدِ حقیقی کو قائم کرنا اور کرتے چلے جانا اور اس کے لئے ہر قسم کی مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے کیلئے ہر دم تیار رہنا ہمارا ایک اہم اور بنیادی فرض ہے۔ اس فرض کی کما حقہٗ ادائیگی کے ساتھ ہی ہماری کامیابی اور عند اللہ سُرخروئی وابستہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قیامت کا ثبوت ازروئے قرآن کریم

(مکرم چوہدری عبدالرؤف صاحب سیالکوٹی دارالنصر غربی ربوہ)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر قیامت کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے ساتھ اس کے دلائل پیش کئے ہیں تا انسان پر اس کی اہمیت واضح ہو جائے اور بتایا ہے کہ یہ یوم الجزاء ہے۔ اس دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جیسے فرمایا۔

اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ
بِمَا کَسَبَتْ (المومن)

کہ اس دن ہر شخص کو اس کے عمل کی جزا دی جائے گی۔ دوسری جگہ فرمایا۔

وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰہُ
طٰٓئِرَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ وَ
نُخْرِجُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
کِتٰبًا یَّلْقٰہُ مَنْشُوْرًا
اِقْرَاْ کِتٰبَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ
الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا
(بنی اسرائیل)

ہم نے ہر شخص کی گردن میں اس کا اعمال نامہ باندھ دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے اعمال کی کتاب اس کے سامنے رکھ دیں گے جسے وہ بالکل کھلی ہوئی پائے گا اور کہیں گے اپنی کتاب خود ہی پڑھ کر دیکھ لے آج تیرا نفس ہی تیرا حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

قرآن کریم کی سورتوں میں سے ایک سورت کا نام القیامۃ ہے جس میں حیات بعد الموت کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا کے حضور حاضر ہو کر اپنے اعمال کی جزا پانا ہی قیامت ہے۔

تیسویں پارے میں پہلی سورت میں النبأ العظیم کا ذکر ہے جس سے مراد بعث بعد الموت بھی ہے کہ یہ بھی ایک ایسی خبر ہے جو سب خبروں کی سرتاج ہے۔ پھر اس کے بعد کی چند سورتوں میں قیامت کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ تکویر ہے سورۃ انفطار ہے سورۃ انشقاق ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے کہ

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہٗ
رَاْیُ عَیْنٍ فَلْیَقْرَاْ اِذَا
الشَّمْسُ کُوِّرَتْ۔ وَاِذَا
السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَ
اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔
(ترمذی و مسند احمد بن حنبل)

یعنی آپ نے فرمایا جو شخص قیامت کو اس طرح معلوم کرنا چاہے جس طرح آنکھوں دیکھی چیز تو وہ سورۃ تکویر، سورۃ انفطار اور سورۃ انشقاق پڑھے۔ ان سورتوں میں یوم القیامۃ کا ایسا تفصیلی نقشہ کھینچا گیا ہے کہ وہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

قرآن مجید نے قیامت کے لفظ کو بعث بعد الموت کے علاوہ اور کئی معنوں میں بھی استعمال کیا ہے۔ مثلاً نبی کی بعثت کے لئے بھی قیامت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ نیکی اور بدی دونوں طاقتیں ابھرتی ہیں اس کے آنے سے ایک حشر بپا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے نتیجہ میں ہی ابوبکر، ابوبکر صدیقؓ بنے اور آپ کی بعثت کے نتیجہ میں ہی ابوجہل، ابوجہل بنا۔ پھر اس زمانہ میں اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث نہ ہوتے تو جہاں اس زمانہ کے بڑے بڑے مخالف علماء کی اندرونی حالت کا اظہار نہ ہوتا۔ وہاں حضرت مولانا نورالدینؓ جیسے عظیم انسان کی شخصیت بھی نہ ابھرتی آپ کے متعلق زیادہ سے زیادہ ہم یہی کہتے کہ آپ بہت بڑے عالم ہیں اعلیٰ طبیب ہیں ہمدرد خلائق اور غریب پروری میں مشہور ہیں آپ کی موجودہ شان اور عظمت ہماری نظروں سے اوجھل رہتی۔

پھر نبی کی قوم کی ترقی اور اس کے دشمنوں کی تباہی کے لئے بھی قرآن کریم نے قیامت کے لفظ کو استعمال فرمایا ہے جیسا کہ قرآنی آیت اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (قمر) میں کفار عرب کی حکومت کی تباہی اور اسلام کی ترقی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کئی اور آیات میں بھی اس لفظ کو ان معنوں میں استعمال کیا گیا ہے یہی وجہ ہے جب اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کو تباہ و ہلاک کر دیں گے تو وہ گھڑی بھی قیامت ہوتی ہے کیونکہ قیامت کا لفظ بمعنی موت بھی آتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُہٗ (مجمع البحار) کہ جو شخص مر جاتا ہے اس کی قیامت اسی وقت آجاتی ہے پس اگر ہم ایک شخص کی موت اور تباہی کو قیامت کہہ سکتے ہیں تو ایک قوم کی موت اور تباہی کو قیامت کیوں نہیں کہہ سکتے قوم کی تباہی اور موت تو بدرجہ اولیٰ قیامت کہلانے کا مستحق ہے۔

مصنف مجمع البحار نے لفظ قیامت کے نیچے لکھا ہے۔

وَقَدْ وَرَدَ فِی الْکِتَابِ وَ
السُّنَّۃِ عَلٰی ثَلَاثَۃِ اَقْسَامٍ
اَلْقِیَامَۃُ الْکُبْرٰی وَ
الْبَعْثُ لِلْجَزَآءِ وَ
الْوُسْطٰی وَھِیَ انْقِرَاضُ
الْقَرْنِ وَالصُّغْرٰی وَ
ھُوَ مَوْتُ الْاِنْسَانِ

یعنی قرآن کریم اور حدیث سے لفظ قیامت کے تین معنے ثابت ہیں۔ قیامت کبریٰ جو جزا و سزا کے لئے بعث ثانیہ کے مفہوم میں استعمال ہوتی ہے اور قیامت وسطیٰ جس سے مراد پہلی صدی کا خاتمہ ہے یعنی جب مسلمانوں میں تنزل کے آثار ظاہر ہوں گے اور قیامت صغریٰ یعنی موت انسانی۔

سورۃ النبأ میں نبأ عظیم کے الفاظ سے بھی مفسرین نے تین معنے مراد لئے ہیں۔

۱۔ بعث بعد الموت کہ یہ بھی ایک ایسی خبر ہے جو سب خبروں کی سردار اور سرتاج ہے۔ (۲) قرآن کریم کہ اس کا دعویٰ ہے کہ میں سب خوبیوں کا جامع اور دوسری کتب الٰہیہ سے افضل ہوں۔ (۳) غلبہ اسلام کہ یہ بھی ایسی چیز ہے جو تمام انبیاء کے غلبوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

کفار مکہ بعث بعد الموت کے تو منکر تھے۔ لیکن وہ غلبہ اسلام سے متعلق آیات میں جو مضمون بیان ہوا تھا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کی وجہ سے اس کا انکار نہیں کر سکتے تھے پھر ان معنوں کا دوسرا ظہور جو مسیح موعود کے زمانہ میں ہونا تھا۔ اس کا مشاہدہ ہم نے خود اپنی آنکھوں سے کیا۔ ان دونوں باتوں کے مشاہدہ اور ظہور کے بعد ہم یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب ہیں کہ قیامت کے تیسرے معنے جو بعث بعد الموت کے ہیں وہ بھی اپنے وقت پر ضرور پورے ہوں گے کیونکہ یہ تینوں باتیں باہم لازم و ملزوم ہیں [illegible]

ہر نبی جو دنیا میں آیا ہے اس کا خدا تعالیٰ پر ایمان پیدا کرنے کے بعد سب سے مقدم کام یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں قیامت کے متعلق ایمان اور یقین پیدا کرے۔ قرآن کریم نے بھی توحید کے بعد سب سے زیادہ اہمیت حیات الآخرۃ کو دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے غلبہ اور اپنی کامیابی کی پیشگوئی کو قیامت کے ساتھ جوڑ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مخالف حالات کے باوجود ایک دن تم پر غالب آؤں گا اور میرا یہ غلبہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ قیامت کبریٰ کے متعلق جو باتیں میں تمہارے سامنے بیان کر رہا ہوں وہ بھی ایک دن پوری ہو کر رہیں گی کیونکہ میرا کام مردہ روحوں کو زندہ کرنا ہے جو بظاہر حالات ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اگر یہ روحانی مردے ایک دن زندہ ہو گئے تو تمہیں یقین کر لینا چاہیئے کہ اگلی زندگی کے متعلق بھی جو کہا جا رہا ہے وہ بالکل درست اور صحیح ہے کیونکہ جو خدا اس جہان میں بعثت روحانی پر قادر ہے وہ اگلے جہان میں بھی مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ دنیا میں جب بھی کوئی نبی آیا ہے اس نے ناممکن حالات میں غلبہ حاصل کیا ہے اگرچہ غلبہ کے ظاہری سامان اسے میسر نہیں ہوتے لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ اُسے غالب کر دیتا ہے اس کے ہاتھوں سے روحانی مُردوں کا احیاء کر دیتا ہے اور یہ امر بات پر دلیل ہوتی ہے کہ جب مخالف حالات میں اس دنیا میں روحانی احیاء ہو گیا۔ یعنی روحانی مردے زندہ ہو گئے تو موت کے بعد بھی خدا تعالیٰ مُردوں کو زندہ کر دے گا۔

اس زمانہ کے منکر یہ اعتراض پیش کر دیا کرتے ہیں کہ کسی ایک چیز سے دوسری چیز کا نتیجہ نکال لینا درست نہیں اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ خدا تعالیٰ نے بعض غیب کی خبریں دیں اور پوری ہو گئیں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ قیامت بھی آجائے گی ان دونوں کا باہم کوئی جوڑ اور تعلق نہیں۔ ہم بھی تسلیم کرتے کہ کسی ایک صفت سے دوسری صفت کا نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ جب تک وہ دونوں آپس میں لازم ملزوم نہ ہوں یا سابق مسبوق کی حیثیت ان میں نہ پائی جاتی ہو یا مسبب یا سبب کے طور پر وہ دونوں اکٹھی نہ ہوں۔ یعنی یا تو یہ ہو کہ جہاں ایک چیز پائی جاتی ہو وہاں لازماً دوسری چیز بھی پائی جاتی چاہیئے تب بیشک ایک بات کو دوسری بات کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے اور یا پھر دونوں باتیں آپس میں ایسی مشابہ ہوں کہ ایک بات کا یقین دوسری کے لئے بالکل کافی ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص اردو کی کوئی کتاب پڑھ سکتا ہے تو ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ دوسری کتاب بھی جو اردو میں ہے پڑھ سکتا ہے اور ہماری یہ بات بالکل درست اور صحیح ہوگی کیونکہ دونوں چیزوں میں باہم ایسی مشابہت پائی جاتی ہے کہ ایک بات کی موجودگی کی وجہ سے دوسری بات کا انکار ہی نہیں ہو سکتا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ قیامت سے مشابہ کون سی چیز ہے سو اس بارہ میں پہلی چیز جو قیامت سے مشابہت رکھتی ہے معرفت خلق ہے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah



ہو جائے کہ خدا تعالیٰ نے خلق کیا ہے۔ خواہ اس نے یہ خلق پہلے کسی زمانہ میں کیا ہے۔ یا اس زمانہ میں کیا ہے تو بہر حال یہ ماننا پڑے گا کہ جو ہستی ایک دفعہ خلق کر سکتی ہے وہ دوسری بار بھی کر سکتی ہے۔ سوال صرف یہ رہ جائے گا کہ آیا اسی نے ایسا کرنے کا دعویٰ بھی کیا ہے یا نہیں اگر اس نے یہ کہا ہے کہ میں دوبارہ پیدا کروں گا تو بات ختم ہو جاتی ہے اور ماننا پڑتا ہے کہ جو خدا ایک دفعہ پیدا کر سکتا ہے۔ وہ دوسری دفعہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قیامت کا عقیدہ درست ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس خلق کے مشابہ کوئی اور خلق ہو جو ویسی ہی مستبعد اور تعجب انگیز ہو جیسے یہ خلق مستبعد اور تعجب انگیز ہے تو جو خدا اس خلق کے مشابہ خلق کر سکے گا اس کے متعلق ہمیں ماننا پڑے گا کہ اگر وہ یہ دعویٰ کرے تو وہ قیامت کے دن بھی ایک نئی خلق پر قدرت رکھتا ہے کیونکہ اس نے دکھا دیا کہ وہ ویسی ہی خلق اس دنیا میں کر سکتا ہے اور جب وہ اپنی قدرت اور طاقت اور جلال کا ثبوت اسی دنیا میں اس خلق کے مشابہ ایک اور خلق سے دے دیتا ہے تو ہمیں ایمان لانا پڑے گا کہ اتنی بڑی طاقت رکھنے والے خدا نے جب کہا ہے کہ میں اگلے جہان میں ایک خلق کروں گا تو ضرور اس نے سچ کہا ہے۔

تیسری چیز علم تام ہے اگر ثابت ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کو علم تام حاصل ہے تب بھی یہ مسئلہ بالکل حل ہو جائے گا کیونکہ جو ہستی کسی چیز کے متعلق علم تام رکھتی ہے وہ اسے ہر وقت بنا سکتی ہے یہ تین چیزیں ہیں جو قیامت کے ثبوت کے لئے ضروری ہیں اور یہی تینوں چیزیں قرآن کریم میں ہمیشہ اکٹھی پیش کی جاتی ہیں تا کہ قیامت کا انکار نہ ہو سکے

پس اگر صرف اتنی بات کہی جائے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے فلاں بات کہی تھی اور وہ پوری ہو گئی ہے اس لئے قیامت بھی آ جائے گی۔ تو یہ دلیل ناکافی ہو گی کیونکہ دونوں باتیں لازم و ملزوم نہیں ہیں لیکن اگر ہم کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے اور جو خدا ایک دفعہ پیدا کر سکتا ہے وہ دوسری دفعہ بھی کر سکتا ہے یا اگر ہم کہیں کہ اللہ تعالیٰ اس احیاء کے بالکل مشابہ اس دنیا میں ایک روحانی احیاء بھی کیا کرتا ہے پس جو خدا ایک مشابہ خلق کر سکتا ہے وہ اگلے جہان میں بھی نئی خلق پر قدرت رکھتا ہے یا اگر ہم کہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم تام حاصل ہے وہ مخلوق کے تمام اسرار کو جانتا ہے اور جب یہ کیفیت ہے تو مخلوق کا پیدا کرنا اس کے لئے کونسا مشکل کام ہے تو ہمارا یہ طریق استدلال درست ہو گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جہاں بھی قیامت کا ذکر کرتا ہے وہاں اپنی پہلی خلق کو اس کے ثبوت میں پیش کرتا ہے سورہ یٰسین میں جب اس سوال کا ذکر ہوا من یحی العظام وھی رمیم تو اس کا یہ جواب دیا کہ قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ وھو بکل خلق علیم۔ الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منہ توقدون۔ اولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلھم بلی وھو الخلاق العلیم۔

ان آیات میں پہلی خلق اور علم تام سے قیامت کا نتیجہ نکالا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو خدا ایک دفعہ پیدا کر سکتا ہے اور کل مخلوق کا علم رکھتا ہے کیا اس کی قدرت اور طاقت میں نہیں کہ وہ دوبارہ بھی پیدا کرے۔ پھر جب خدا تعالیٰ کو مخلوق کے متعلق علم تام حاصل ہے کہ وہ کائنات کے تمام اسرار جانتا ہے تو اس کے لئے مردوں کو زندہ کر دینا کونسا مشکل کام ہے۔ جس نے یہ کام ایک دفعہ کر لیا وہ اسے دوسری دفعہ بھی کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نشأۃ روحانیہ کو قیامت کی دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ جب وہ مخالف اور ناممکن قرار دینے والے حالات میں مردہ روحوں کو اس دنیا میں زندہ کر دیتا ہے تمہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگلے جہان میں بھی وہ زندگی بخش سکتا ہے۔ اس لئے یہ کام ناممکن نہیں ہے ان حقائق کی روشنی میں معترض کا یہ اعتراض درست نہیں کہ صرف ایک غیب کی خبر سے دوسری غیب کی خبر کو سچا قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ہمارا دعویٰ یہ نہیں جو معترض کے خیال میں ہے بلکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خلق پر قادر ہونا اس کا اسی دنیا میں مردہ لوگوں کو زندہ کر دینا اور پھر مخلوق کے متعلق علم تام رکھنا قیامت کی بین دلیل ہے۔

---

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

# جماعت کے نوجوان طلباء اور لغویات سے اجتناب

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جماعت کے نوجوان خصوصاً طلباء کو یاد رکھنا چاہئے کہ دینی و دنیوی کامیابیوں کے حصول کیلئے منجملہ دوسرے ضروری امور کے لغویات سے اجتناب کرنا بھی اشد ضروری ہے لغویات میں انہماک خاص طور پر حصول علم کے راستہ میں بہت بڑی روک بن جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت المصلح الموعود کا ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت خصوصاً نوجوان طلباء اسے غور سے پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ حضرت المصلح الموعودؓ سورۃ المومنون کی آیت کریمہ والذین ھم عن اللغو معرضون کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"چنانچہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ روحانی اور جسمانی پیدائشوں کو بالمقابل بیان کرکے پہلے روحانی پیدائش کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ مومن کامیاب ہوں گے جو اول اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں اور پھر اس سے ترقی کرکے وہ اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں کہ ہر قسم کی فضول اور بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرنے لگ جاتے ہیں یعنی وہ ان تمام کاموں سے اجتناب کیا کرتے ہیں۔ جن کا کوئی عقلی فائدہ نظر نہ آتا ہو۔ مثال کے طور پر شطرنج ہے تاش ہے یا اور اس قسم کی کئی کھیلیں جن سے وقت ضائع ہوتا ہے

اسلام ہر مومن کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ وہ اس قسم کے لغو کاموں سے بچے اور شطرنج یا تاش یا اس قسم کی دوسری کھیلوں میں حصہ لیکر اپنے وقت کو ضائع نہ کرے۔ ہاں وہ ورزش سے نہیں روکتا۔ کیونکہ یہ انسان کے اندر جرأت اور بہادری اور طاقت پیدا کرتی ہے۔ یا مثلاً مجالس میں بیٹھ کر گپیں ہانکنا ہے یہ بھی لغو ہے یا مثلاً بیکار زندگی بسر کرنا یہ بھی لغو ہے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سارا دن بیکار بیٹھے دوستوں کی مجلس میں گپیں ہانکتے رہتے ہیں اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ اپنے اوقات کا کس بے دردی کے ساتھ خون کر رہے ہیں۔ ایک شخص کا باپ مر جاتا ہے اور وہ اپنے پیچھے بہت بڑی جائیداد چھوڑ جاتا ہے۔ اب لڑکے کا کام صرف یہی رہ جاتا ہے کہ وہ سارا دن اپنے دوستوں کی مجلس میں بیٹھا رہتا ہے۔ . . . اسی طرح سارا دن یہی شغل جاری رہتا ہے کہ دوست آتے ہیں اور گپیں ہانکتے ہیں اور اس کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ اس پر وہ بھی ان کی خوب خاطر و تواضع کرتا ہے اگر تھوڑی توفیق ہوئی تو پان الائچی سے تواضع کر دیتا ہے اور اگر زیادہ توفیق ہوئی تو صبح شام ان کو کھانا اپنے دستر خوان پر کھلاتا ہے مگر اس لئے نہیں کہ وہ محتاج ہیں اسلئے نہیں کہ وہ ہمدردی کے قابل ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور مجلس میں خوشی کے ساتھ وقت گذر جاتا ہے اسلام اس قسم کے کاموں کی قطعاً اجازت نہیں دیتا وہ فرماتا ہے۔ مسلمان ہمیشہ لغو کاموں سے بچتے اور احتراز کرتے ہیں وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے اور کوئی ایسا کام انکو نہیں کرنا چاہئے جن کا کوئی عقلی فائدہ نہ ہو اور جس سے زندگی بیکار ہو جاتی ہو وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی کمائی کھاتا ہے اور خود کوئی کام نہیں کرتا آخر اسے سوچنا چاہئے کہ اس کی زندگی کا اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے یہ چیز تو ایسی ہے جس کا اس کی ذات کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی قوم کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اور دنیا کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا یہ زندگی کو محض بے کاری اور عیاشی میں ضائع کرتا ہے اور اسلام اس قسم کی بیکار زندگی کی اجازت نہیں دیتا اگر ایک شخص کو اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد دس کروڑ روپیہ بھی جائداد میں ملتا ہے تو قرآن کریم کا حکم یہی ہے کہ وہ اتنی بڑی جائداد کا ایک مالک ہونے کے باوجود اپنے وقت کو ضائع نہ کرے بلکہ اسے قوم اور مذہب کے فائدہ کے لئے خرچ کرے اگر اسے اس قسم کی خدمات کی ضرورت نہیں جن کے نتیجہ میں اسے روٹی میسر آئے تو وہ ایسی خدمات سرانجام دے سکتا ہے جو آنریری رنگ رکھتی ہوں اسی طرح وہ بغیر معاوضہ لئے اپنے ملک یا اپنی قوم یا اپنے مذہب کی خدمت کر کے اپنے وقت کو بھی ضائع ہونے سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور اپنے اوقات کا صحیح استعمال کر کے اپنے آپ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نافع انسانی وجود بنا سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس قسم میں (یعنی لغویات کے ضمن میں نافعل) وہ اشیاء بھی آجاتی ہیں جو عام طور پر محض زینت یا تفاخر کے لئے امراء اپنے مکانوں میں رکھتے ہیں میں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنی کوٹھیوں کی زینت کے لئے ایسی ایسی چیزیں خرید لیتے ہیں جن کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ مثلاً بعض لوگ چینی کے پرانے برتن خرید کر اپنے مکانوں میں رکھ لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک بڑی قیمتی چیز خریدی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسلام کے نزدیک یہ سب لغو چیزیں ہیں اور ان میں کوئی حقیقی فائدہ نہیں کیونکہ صرف دولت کے اظہار کے لئے لوگ ان چیزوں کو خریدتے اور اپنے روپیہ کو برباد کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ آجکل کے لحاظ سے سینما اور تھیٹر وغیرہ بھی اس حکم کے نیچے آجائیں گے۔ کیونکہ سینما اور تھیٹروں وغیرہ پر بھی ملک کی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ضائع ہوتا ہے۔ یورپ کی آزاد حکومتیں جو اپنی اقتصادی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتی رہتی ہیں ان کی تو یہ حالت ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سینما اور تھیٹر بناتی ہیں تاکہ وہ لوگ جو سینماؤں کی کمی کی وجہ سے اس تعیش سے محروم ہیں وہ بھی اس میں حصہ لے سکیں اور ان کی دولت اور ان کا وقت بھی اس پر صرف ہو۔ لیکن اسلام قطعی طور پر ان تمام چیزوں کو جو بنی نوع انسان کے لئے مفید نہیں رد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم ان کی اجازت نہیں دے سکتے اگر اسلام کے ان احکام پر پوری طرح عمل کیا جائے تو امراء کی

ظاہری حالت بھی ایک حد تک مساوات کی طرف لوٹ آئے۔ کیونکہ ناجائز کمائی کا ایک بڑا محرک ناجائز اور بے فائدہ اخراجات ہی ہوتے ہیں اسی طرح ھم عن اللغو معرضون میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ حقیقی مومن صرف لغو کاموں سے ہی نہیں بچتے بلکہ لغو خیالات سے بھی بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض لوگوں کو لغو خیالات کی عادت ہوتی ہے انہی کے دلوں میں نماز پڑھتے وقت قسم قسم کے خیالات آتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے ان کی توجہ میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ لغو خیالات اپنے دل و دماغ میں پیدا ہی نہ کریں اور اگر پیدا ہوں تو ان کو روکنے کی کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس میں کامیاب نہ ہوں لیکن دیکھا گیا ہے کہ کئی لوگ محض شیخ چلی جیسے خیالات کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں حالانکہ ان کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے خیالات جو محض ظنی اور قیاسی ہوں ان میں مشغول ہونے کے لئے اپنے نفس کو ہرگز اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ اس سے ایک اور نقص بھی پیدا ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیکار خیالات میں اپنے دماغ کو لگا دیتا ہے تو پھر وہ معقول باتوں کی طرف توجہ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ پس لغو خیالات اور لغو افکار سے اپنے دماغ کو صاف کر کے انہیں علمی اور مفید خیالات کی طرف متوجہ رکھنا چاہیئے تاکہ قوت فکریہ ترقی کرے اور دماغ جو اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے وہ ضائع نہ ہو۔"

## وقفِ عارضی کے جہاد میں خواتین کا حصہ

### ۳

| | | |
|---|---|---|
| ۱۲۳۹ | تخزنہ | مبارکہ بی بی صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب گوجرانوالہ |
| ۱۲۴۰ | " | صاحبہ خاتون احمد خان معرفت ڈاکٹر محمد صاحب سرگودھا |
| ۱۲۴۱ | " | صاحبہ خاتون احمد خان معرفت ڈاکٹر محمد صاحب سرگودھا |
| ۱۲۴۲ | " | عرض بیگم صاحبہ جودہ اللہ خان صاحب چک نمبر ۱۰۹ گ ب لائلپور |
| ۱۲۴۳ | " | بشریٰ بیگم صاحبہ بنت عبدالنور خان صاحب چک نمبر ۱۰۹ گ ب لائلپور |
| ۱۲۴۴ | " | شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب شیخوپورہ |
| ۱۲۴۵ | " | بشریٰ بی بی صاحبہ بنت غلام محمد صاحب شیخوپورہ |
| ۱۲۴۶ | " | بخت بھری صاحبہ زوجہ مکرم محمد یار صاحب سرگودھا |
| ۱۲۴۷ | " | بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد علی صاحب سرگودھا |
| ۱۲۴۸ | " | زینب بی بی صاحبہ چک نمبر ۳۳ سرگودھا |
| ۱۲۴۹ | " | بشریٰ باجوہ صاحبہ چک نمبر ۳۳ جنوبی سرگودھا |
| ۱۲۵۰ | " | نذیراں بی بی صاحبہ بنت تاج احمد صاحب چک سنتوکہ گوٹھ لائلپور |
| ۱۲۵۱ | " | فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد صاحب ضلع سیالکوٹ |
| ۱۲۵۲ | " | بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام قادر صاحب چک ۵۵ لائلپور |
| ۱۲۵۳ | " | ارشاد بیگم صاحبہ چک ۱۶ کھیم سنگھ لائلپور |
| ۱۲۵۴ | " | آفتاب بیگم صاحبہ معرفت مکرم ملک ممتاز احمد صاحب ضلع سرگودھا |
| ۱۲۵۵ | " | شہزاد خانم صاحبہ معرفت مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب چک ... سرگودھا |
| ۱۲۵۶ | " | ارشاد بیگم صاحبہ معرفت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب چک ... سرگودھا |
| ۱۲۵۷ | " | زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب نانوڈوگر شیخوپورہ |
| ۱۲۵۸ | " | امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب نانوڈوگر شیخوپورہ |
| ۱۲۵۹ | " | امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب چک ... شیخوپورہ |
| ۱۲۶۰ | " | آمنہ بی بی صاحبہ بنت مکرم غلام محمد صاحب کلاں سرائے شیخوپورہ |
| ۱۲۶۱ | " | آمنہ مسعودہ صاحبہ ۱۱/۱۵ کراچی ایئرپورٹ ڈرگ روڈ کراچی |
| ۱۲۶۲ | " | حلیمہ ناصرہ صاحبہ معرفت مکرم منظور احمد صاحب کراچی |
| ۱۲۶۳ | " | فضل بیگم صاحبہ معرفت مکرم چوہدری علی اکبر صاحب نزد مسجد رحمت کھاریاں |
| ۱۱۶۴ | " | تاج بیگم صاحبہ معرفت مکرم چوہدری علی اکبر صاحب نزد مسجد رحمت کھاریاں |
| ۱۲۶۵ | " | نصرت بیگم صاحبہ معرفت مکرم محمد سلیم صاحب لیڈ مرچنٹ مین بازار کھاریاں |
| ۱۲۶۶ | " | ثریا بی بی صاحبہ بنت مکرم رحیم بخش صاحب چک ... گوٹھ لائلپور |
| ۱۲۶۷ | " | غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ ماسٹر ذاکر محمد صاحب حویلی مجوکہ ... خاص |
| ۱۲۶۸ | " | شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عالم دین صاحب ربوہ |
| ۱۲۶۹ | " | شمشاد اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب چک نمبر ۹۶ گ ب لائلپور |
| ۱۲۷۰ | " | اہلیہ منشی بشیر احمد صاحبہ معرفت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب لائلپور |
| ۱۲۷۱ | " | نعیم اکرام صاحبہ چک ۱۳۱ ج ب گوکھووال |
| ۱۲۷۲ | " | زاہدہ چوہدری صاحبہ چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال |
| ۱۲۷۳ | " | سعیدہ بشریٰ صاحبہ آفیسرز کالونی لاہور |
| ۱۲۷۴ | " | سعیدہ امۃ الشافی صاحبہ آفیسرز کالونی لاہور |
| ۱۲۷۵ | " | بشریٰ اقبال صاحبہ [illegible] روڈ سیالکوٹ |
| ۱۲۷۶ | " | نصرت صاحبہ بنت معرفت خواجہ مکرم عبدالکریم صاحب سیالکوٹ |
| ۱۲۷۷ | " | رشیدہ بیگم صاحبہ معرفت مکرم ایم عبدالغنی صاحب بازار کلاں سیالکوٹ |
| ۱۲۷۸ | " | امۃ الجمیل صاحبہ معرفت مکرم ایم عبدالغنی صاحب بازار کلاں سیالکوٹ |
| ۱۲۷۹ | " | امۃ الہادی بیگم صاحبہ ۹۹ ایم گیلری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی |
| ۱۲۸۰ | " | ثریا بیگم صاحبہ مکان ۹ گلی ۶/۱ دھرم پورہ لاہور |
| ۱۲۸۱ | " | غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ مکرم دین محمد صاحب ڈیرہ غازی خان |
| ۱۲۸۲ | " | جنت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم عیسیٰ خان صاحب ڈیرہ غازی خان |
| ۱۲۸۳ | " | فاطمہ بی بی صاحبہ چاہ اسماعیل والا |
| ۱۲۸۴ | " | عمراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم خدا بخش خان صاحب احمدی چاہ مسعود ... والا |
| ۱۲۸۵ | " | نذیر بی بی صاحبہ دختر زوجہ مکرم غلام احمد صاحب مندرانی |

(باقی)

## ہماری جماعت کا ایک اہم فرض

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جب تک ہماری جماعت اپنے اس فرض کو نہیں سمجھتی اس وقت تک اس کا یہ امید کر لینا کہ وہ اسلام کو دنیا پر غالب کرنے میں کامیاب ہو جائے گی غلط ہے۔"

تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز فرمودہ حضرت المصلح الموعودؓ کئی بار احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے اس سلسلہ میں ہر احمدی مرد، عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ اس عظیم الشان سکیم میں حصہ لیں اور اشاعت اسلام کے ذرائع کو مضبوط تر کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

**درخواست دعا:** میری ہمشیرہ سخت بیمار ہے اور جام شورو ہسپتال میں زیر علاج ہے قارئین الفضل سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (امتیاز احمد حکیم ... دانی پور ضلع خیرپور)

# تم اسلام کی حفاظت کیلئے سینہ سپر ہو جاؤ اور اپنے قدم میں کوئی لغزش نہ آنے دو

## اگر تم ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم ہو جاؤ گے تو تمہیں ایسی طاقت ملیگی جسکا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا

فرمودہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

مجلس خدام الاحمدیہ میں جو بھی شامل ہو وہ یہ اقرار کرے کہ میں آئندہ یہی سمجھوں گا کہ احمدیت کا ستون میں ہوں۔ اور اگر میں ذرا بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں یہ سمجھوں گا کہ احمدیت پر زد آگئی۔ حضرت طلحہؓ ایک بہت بڑے صحابی گذرے ہیں ان کا ایک ہاتھ لڑائی کے موقعہ پر شل ہو گیا تھا۔ بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو جنگیں ہوئیں ان میں کسی موقعہ پر ایک شخص نے طنزاً حضرت طلحہؓ کو لنجا کہہ دیا۔ حضرت طلحہؓ نے کہا تمہیں پتہ بھی ہے میں کس طرح لنجا ہوا۔ پھر انہوں نے بتایا کہ اُحد کے موقعہ پر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار نے حملہ کر دیا اور اسلامی لشکر پیچھے ہٹ گیا۔ تو اس وقت کفار نے یہ سمجھتے ہوئے کہ صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات ہی ایک ایسا مرکز ہے۔ جس کی وجہ سے تمام مسلمان مجتمع ہیں آپ پر پتھر اور تیر برسانے شروع کر دیئے۔ میں نے اس وقت دیکھا۔ کہ اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں کوئی تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر آکر نہ لگے چنانچہ میں نے اپنا بازو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کے آگے کر دیا۔ کئی تیر آتے اور میرے بازو پر پڑتے۔ مگر میں اُسے ذرا بھی نہ ہلاتا یہاں تک کہ تیر پڑتے پڑتے میرا بازو شل ہو گیا۔ کسی نے پوچھا جب تیر پڑتے تھے تو اس وقت آپ کے منہ سے کبھی اُف کی آواز بھی نکلتی تھی یا نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر انسان بے تاب ہو جاتا اور درد سے کانپ اٹھتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں اُف کس طرح کرتا۔ جب انسان کے منہ سے اُف نکلتی ہے تو وہ کانپ جاتا ہے۔ پس میں ڈرتا تھا کہ اگر میں نے اُف کی تو ممکن ہے میرا ہاتھ کانپ جائے اور کوئی تیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جا کر لگ جائے اس لئے میں نے اُف بھی نہیں کی۔

دیکھو کتنا عظیم الشان سبق اس واقعہ میں پنہاں ہے۔ طلحہؓ جانتے تھے کہ آج محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی حفاظت میرا ہاتھ کر رہا ہے۔ اگر میرے اس ہاتھ میں ذرا بھی حرکت ہوئی تو تیر نکل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جا لگے گا۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھ کو نہیں ہلایا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس ہاتھ کے پیچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہے اسی طرح اگر تم بھی اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو۔ اگر تم بھی یہ سمجھنے لگو کہ ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے اور اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو نہیں بلکہ ایک ہی ہیں تو تم بھی ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم ہو جاؤ۔ اور تم بھی ہر وہ تیر جو اسلام کی طرف پھینکا جاتا ہے اپنے ہاتھوں اور سینوں پر لینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ پس یہ مت خیال کرو کہ تمہارے ممبر کم ہیں۔ تم کمزور ہو۔ بلکہ تم یہ سمجھو کہ ہم جو خادمِ احمدیت ہیں ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے۔ تب بے شک تمہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک ایسی طاقت ملے گی جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔ پس تم اپنے عمل سے اپنے آپ کو مفید وجود بناؤ۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی۔ بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بے کسوں کی۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ احمدی اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں۔ . . . . . . . . جب تم سچائی پر قائم ہو جاؤ گے۔ جب تم نمازوں میں باقاعدگی اختیار کر لو گے۔ جب تم دین کی خدمت کے لئے رات دن مشغول رہو گے تب جان لینا کہ اب تمہارا قدم اس مقام پر ہے جس کے بعد کوئی گمراہی نہیں۔ اسی طرح تمہیں چاہیئے کہ تم تحریک جدید کے متعلق میرے گذشتہ خطبات سے تمام ممبران کو واقف کرو اور ان سے کہو کہ وہ اوروں کو واقف کریں۔ اور پھر ہر شخص اپنی ماں۔ اپنی بہن اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو ان سے واقف کرے۔ اسی طرح میں لجنات اماءاللہ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس رنگ میں کام کریں۔ اور جہاں جہاں لجنہ ابھی تک قائم نہیں ہوئی وہاں کی عورتیں اپنے ہاں لجنہ اماءاللہ قائم کریں۔ اور وہ بھی اپنے آپ کو تحریک جدید کی والنٹیر سمجھیں اور اسلام کی ترقی کے لئے اپنی زندگی کو وقف قرار دیں۔

اگر تم یہ کام کرو تو گو دُنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے اور اس دُنیا کی زندگی حقیقت ہے ہی کیا۔ چند سال کی زندگی ہے اور بس۔ مگر خدا تمہارا نام جانے گا۔ اور جس کا نام خدا جانتا ہو اس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

(مشعل راہ ص ۳۰ تا ۳۲)

---

## سالانہ اجتماع
### خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاءاللہ
۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۱ھش
۵-۶-۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء
بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

## دُعائے مغفرت

خاکسار کے نانا جان چوہدری فضل کریم احمد صاحب ریٹائرڈ S.D.O ساکن مٹھہ ٹوانہ ۲۸ وفا/جولائی صبح ۹ بجے سول ہسپتال سرگودھا میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی

مرحوم حضرت مولوی نور احمد صاحب آف لودھی ننگل صحابی حضرت پاک علیہ السلام کے فرزند تھے۔ سلسلہ کے کاموں اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

اپنی یادگار، لڑکے اور ۵ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرما کر اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(افتخار احمد شاہد دار الصدر غربی ربوہ)

---

## نقدی کا نصاب زکوٰۃ

روپیہ پیسہ کے لئے چاندی معیار ہے۔ یعنی جس شخص کے پاس پورا ایک سال اس قدر نوٹ، روپے، پیسے گھر میں یا کسی کے پاس بنک میں پڑے رہیں۔ جن سے ½۵۲ تولہ چاندی خریدی جا سکتی ہو تو وہ صاحب نصاب سمجھا جائے گا روپیہ پیسہ کے لئے بھی زکوٰۃ کی شرح چالیسواں حصہ ہے۔

نوٹ:- آج کل پاکستان میں ½۵۲ تولہ چاندی کی قیمت تقریباً تین صد روپیہ بنتی ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس کم از کم تین صد روپیہ ۳۰۰/- سال بھر پڑا رہے تو اڑھائی فی صدی کے حساب سے اس پر ساڑھے سات روپیہ زکوٰۃ واجب الادا ہو گی۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

---

**فوجی بھرتی**:- ۱۷ اگست ۱۹۷۲ء کو ایوان محمود [illegible] میں صبح ۸ بجے فوجی بھرتی ہو گی۔ امیدوار اپنی تعلیمی سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں کے ساتھ لائیں۔
قد ۵ فٹ ۴ انچ — وزن ۱۰۷ پونڈ
چھاتی ۳۰ تا ۳۲ — عمر ۱۷ سے ۲۵ سال
تعلیم کم از کم پانچ جماعت
ڈسٹرکٹ [illegible] ۵۲۵۲